السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت عورتوں کی امامت کروا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امامت عورت کے لیے ایک حدیث پیش کی جاتی ہے :

«عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِا ِ ابْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِی ، وَکَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْآن ، وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ أَمَرَہَا أَنْ تَؤُمَّ أَہْلَ دَارِہَا ، وَکَانَ لَہَا مُؤَذِّنٌ ، وَکَانَتْ تَؤُمُّ أَہْلَ دَارِہَا»

''حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن حارث انصاری سے روایت ہے اور اس نے قرآن جمع کیا ہوا تھا اور نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ گھر والوں کی امامت کرائے اور ان کا مؤذن تھا اور وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرواتی تھی'' واللفظ لأحمد (1) اس کو بعض اہل علم نے صحیح اور بعض نے حسن قرار دیا ہے مشہور محدث محب اللہ شاہ صاحب راشدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الاعتصام میں شائع شدہ اپنے ایک مضمون میں اس کو ضعیف قرار دیا تھا شاہ صاحب کی بات درست ہے کیونکہ اس کی سند میں لیلیٰ اور عبدالرحمن بن خلاد دونوں مجہول ہیں ایک مجہول کی دوسرا مجہول متابعت کرے تو دونوں میں سے کسی کا عادل وثقہ ہونا توثابت نہیں ہوتا لہٰذا عورت کی امامت کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

(1) إرواء الغلیل حسن ۲/۲۵۵۔ ۲۵۶ ح ۴۹۳ ''ابوداوَد۔ الصلاة۔ باب امامة النساء اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی اور صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن حزم نے اسے صحیح کہا ہے۔''

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص156

محدث فتویٰ